دل کی بات

مشرف بہ صدارت........ دورۂ بھارت

۲۰، جون ۲۰۰۱ء کو پاکستان کے چیف ایگزیکٹو اور آرمی چیف جنرل مشرف نے جناب محمد رفیق تارڑ کو منصب صدارت سے برطرف کر کے صدر مملکت کا عہدہ بھی خود سنبھال لیا ہے۔ سابق صدر جناب محمد رفیق تارڑ کا کہنا ہے کہ "انہیں پی سی او کے تحت فارغ کیا گیا ہے اور انہوں نے استعفیٰ نہیں دیا" جنابِ جنرل کے مشرف بہ صدارت ہونے کے جواز میں بعض حلقوں نے یہ راگ بھی الاپا ہے کہ چونکہ جنرل مشرف جولائی کے وسط میں بھارت کا دورہ کر رہے ہیں اور وہ بحیثیت صدر مملکت کے اس دورہ سے مطلوبہ مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

پاپوش میں لگائی کرن آفتاب کی
جو بات کی خدا قسم لاجواب کی

نئے صدر مملکت چیف ایگزیکٹو تھے تو حالات تب بھی وہی تھے جواب ہیں۔ زمامِ اقتدار انہی کے ہاتھ میں تھی، وہی کارمختار اور وہی مدارالمہام تھے۔ صرف اتنا فرق پڑا ہے کہ چہرہ اور منظر بدل گیا ہے جبکہ سابق صدر مملکت کی رہائی اس پر مستزاد ہے۔ وہ غیر آئینی طریقے سے اقتدار پر قابض ہوئے اور اپنے قبضہ کیلئے آئینی و قانونی جواز بھی مہیا کر لیا۔ بالکل اسی طرح جیسے ان سے پہلے قابض حکمرانوں نے فراہم کیا تھا۔

صدر مملکت نے دورۂ بھارت سے قبل سیاست دانوں اور علماء و مشائخ کو انفرادی دعوت نامہ بھیج کر مشرف بہ ملاقات کرنے کیلئے اپنے ہاں شرف باریابی کا اعزاز بخشا ہے۔ اے آر ڈی کے چیئرمین محترم نوابزادہ نصر اللہ خان پہلے تو ملاقات کر کے سبقت لے گئے مگر بعد میں انہوں نے "جمہوریت کی بقاء" کی خاطر انفرادی دعوت ناموں کو جواز بنا کر دعوتِ ملاقات مسترد کر دی جبکہ اے این پی کے رہنما اور اے آر ڈی کے رکن اسفند یار ولی نے نوابزادہ صاحب سے اختلاف کرتے ہوئے اے آر ڈی کے بائیکاٹ کے فیصلے کے علی الرغم صدر مملکت سے شرف نیاز و حضوری کی سعادت حاصل کی۔ سیاست دانوں نے تجاویز دیں، دینی جماعتوں کے رہنماؤں، علماء کرام نے اپنا موقف پیش کیا اور مشائخ عظام نے حسبِ دستور سابق دست ہائے دعاء بلند کر کے "اللہ بھلا کریسی" کے کلمات ادا کیے۔ جس طرح عہد انگریز میں جنرل ڈائر کو خطبۂ استقبالیہ میں بلندیٔ اقبال اور درازیٔ عمر........ کی دعائیں دی تھیں۔ قوم کے خون پسینے سے کشید کیا ہوا ظالمانہ ٹیکسوں اور مہنگائی کی چکی میں پسا ہوا کھانا تناول فرمایا، اخبارات میں تصاویر اور بیانات شائع کرا کے ..... "لوٹ کے بدھو گھر کو آئے" ...... یوں صدر مملکت نے اپنے دورۂ بھارت کیلئے قومی تائید و حمایت بھی حاصل کر لی.......

عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

صدر مملکت کا فرمان ہے کہ ''میں کھلے دل اور کھلے ذہن کے ساتھ بھارت جا رہا ہوں، مسئلہ کشمیر میری اولین ترجیح ہے، قوم کے ساتھ اس سے زیادہ سنگین مذاق کیا ہوگا کہ واجپائی سے ملاقات کا کوئی ایجنڈہ ابھی تک متعین نہیں ہوا، جنرل صاحب صدر نہ بنتے تو وردی میں جاتے، اب عوامی لباس میں بھارت جائیں گے۔ ہمارا اندازہ ہے کہ ملاقات اور مذاکرات فیصلہ کن نہیں ہوں گے اور نہ ہی کوئی معاہدہ ہوگا، بس ایک مشترکہ اعلامیہ جاری ہوگا۔ یعنی......

بتاؤں آپ کو مرنے کے بعد کیا ہو گا

پلاؤ کھائیں گے احباب فاتحہ ہو گا

پوری قوم کی جچی تلی رائے ہے کہ مسئلہ کشمیر کو اقوامِ متحدہ کی قراردادوں کی روشنی میں حل کیا جانا چاہیے لیکن یہاں تو تھرڈ آپشن کی باتیں بھی ہو رہی ہیں اور قادیانی گروہِ خبیث اپنی سازشوں میں مصروف ہے۔ وہ اپنے زخم چاٹ رہا ہے۔ ۱۹۳۱ء میں علامہ اقبال مرحوم نے انہیں مرتد قرار دے کر کشمیر کمیٹی سے جو استعفیٰ دیا تھا، اس چوٹ کو وہ ابھی تک نہیں بھولے۔ قادیانی گروہ پاکستان کے ایوانِ اقتدار میں خاصا متحرک اور مؤثر ہو گیا

ہے اور وہ تقسیم کشمیر کی امریکی سازش میں کلیدی کردار ادا کر رہا ہے۔ بعینہ جس طرح 1971ء میں تقسیم پاکستان کی سازش میں مکروہ اور غدارانہ کردار ادا کیا۔

ہمیں صدرِ مملکت کے مجوزہ دورۂ بھارت کے حوالے سے خوش کن نتائج کی قطعاً کوئی امید نہیں، ہم موجودہ حکومت کو غیر اسلامی اور غیر آئینی تصور کرتے ہیں۔ حالات خواہ کچھ بھی ہوں لیکن ہم قادیانیوں کی ہر محاذ پر بھرپور مزاحمت اور پوری قوت سے مقابلہ کریں گے۔ صدر مملکت قائداعظم کے پاکستان کی تکمیل کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ کیا ملک میں فحاشی، عریانی، اور مہنگائی کی سرکاری سرپرستی قائداعظم کے پاکستان کی عملی تعبیر ہے؟ افسوس، صد افسوس۔ ملک میں سودی نظام کا تحفظ اور نفاذِ اسلام سے مسلسل فرار بلکہ بغاوت قائداعظم کے پاکستان کی حقیقی تصویر ہے۔

مجھے بتاؤ تو سہی اور کافری کیا ہے

علمی، تاریخی سوانحی اور دینی کتب

تحریک مسجد شہید گنج	جانباز مرزا مرحوم	100/=
خطباتِ فاروقی شہیدؒ (جلد ۲)	علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید کے خطبات	400/=
آتشِ ایران	ایرانی سازشوں کی کہانی، اخباروں کی زبانی	80/=

رابطہ: بخاری اکیڈمی دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان فون: 511961 -061